بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۸ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۸ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے، آمین۔

خاکسار کا اپنڈیکس کا اپریشن ۱۸ اکتوبر کو ہوا ۲۷ کو گھر آ گیا مگر ابھی تک زخم سے مواد خارج ہو رہا ہے۔ احباب میری صحتِ کاملہ کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی۔ ربوہ)

عزیزم برادرم چوہدری محمود احمد صاحب سنوری ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ اور عزیزم برادرم الحاج حکیم ظفر احمد صدر حلقہ گوالمنڈی کوئٹہ کے بارہ میں اطلاع ملی ہے کہ وہ سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احبابِ کرام سے ہر دو کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری
دفتر وقفِ عارضی۔ ربوہ

کئے جا رہے ہیں۔ ٹرلیسٹ یونیورسٹی کی طرف سے ان کو اعزازی ڈگری دیئے جانے کا فیصلہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس سلسلہ میں روزنامہ "امروز" لاہور ۷ نومبر میں جو خبر شائع کی گئی ہے اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"ٹرلیسٹ یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام کے لئے اعزازی ڈگری"

لندن ۶ نومبر (رائٹر) نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو ٹرلیسٹ یونیورسٹی کی طرف سے اعزازی ڈگری دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ پروفیسر عبدالسلام نے اسی سال فزکس میں نوبل انعام حاصل کیا ہے۔ لندن میں پاکستانی سفارت خانہ کی ایک پریس ریلیز کے مطابق ڈاکٹر عبدالسلام کو اعزازی ڈگری عطا کرنے کے لئے اٹلی کے وزیرِ اعظم خاص طور پر کل ٹرلیسٹ آ رہے ہیں۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۷ نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ اوّل)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام ملنے پر شمالی امریکہ کے مسلمانوں کا اظہارِ مسرّت

یہ اس صدی کا عظیم کارنامہ ہے۔ پاکستان ٹائمز میں ایک امریکی قاری کا خط

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام ملنے کی خبر کس طرح دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے دلی مسرت کا سبب بنی ہے اس کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ برِّ اعظم امریکہ کے انتہائی شمالی علاقے میں بسنے والے مسلمانوں نے بھی اپنے ایک مسلمان بھائی کو نوبل انعام ملنے پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں انگریزی روزنامے پاکستان ٹائمز کی اشاعت ۶ نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۲ پر ایک غیر ملکی قاری کا ایڈیٹر کے نام ایک خط شائع ہوا ہے جس میں ڈاکٹر سلام کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے اخبارات میں اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالسلام پر مضامین لکھے جا رہے ہیں اور ان کی دریافت کو سائنس کے میدان میں اس صدی میں ہونے والی عظیم دریافت قرار دیا جا رہا ہے۔

پاکستان ٹائمز میں چھپنے والے خط کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبل انعام جیتنے کی خبر شمالی امریکہ کے ہم مسلمانوں نے بڑے فخر اور انتہائی مسرت کے عالم میں سُنی۔ امریکی اخبارات نے ان کے کارنامہ کو اس صدی کی عظیم ترین سائنسی کامیابیوں میں سے ایک عظیم الشان کامیابی قرار دے کر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے اور ذہانت و فطانت کے آئینہ دار اس کارنامہ کو البرٹ آئن سٹائن کے کارنامہ کے ہم پلہ و ہم مرتبہ قرار دیا ہے۔

کامل مصطفیٰ
اسسٹنٹ پروفیسر، نیویارک میڈیکل کالج
لنکن ہاسپٹل میڈیکل سنٹر نیویارک

(پاکستان ٹائمز ۶ نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۲)

اٹلی کے وزیرِ اعظم ڈاکٹر عبدالسلام کو اعزازی ڈگری دیں گے

ٹرلیسٹ یونیورسٹی کی طرف سے نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان کا اعزاز

لندن ــــ پاکستان کے شہرۂ آفاق نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو اٹلی کی ٹرلیسٹ یونیورسٹی نے اعزازی ڈگری دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ پروفیسر عبدالسلام نے اس سال فزکس کے میدان میں تاریخی انکشافات کرنے پر نوبل انعام حاصل کیا ہے۔ لندن میں پاکستانی سفارت خانہ نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو اعزازی ڈگری عطا کرنے کے لئے اٹلی کے وزیرِ اعظم خاص طور پر کل ٹرلیسٹ آ رہے ہیں۔

واضح رہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام ٹرلیسٹ میں ہی قائم شدہ بین الاقوامی ایٹمی مرکز کے ڈائریکٹر بھی ہیں جو کہ اقوامِ متحدہ نے انہی کے کہنے پر قائم کیا ہے اور جس میں تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب موصوف لندن کے امپیریل کالج میں فزکس کے استاد بھی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام ملنے پر دنیا بھر میں ان پر تحسین و آفرین کے پھول نچھاور

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ رذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

۸ رنبوت ۱۳۵۸ہش

۸ رنومبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اثراندازی اور اثرپذیری کا اٹل قانون اور مومنوں کا فرض

اللہ تعالیٰ نے وسیع و عریض کائنات کو جس کا ایک چھوٹا سا حصہ ہمارا یہ کرۂ ارض بھی ہے ایک محکم و ابلغ نظام میں باندھ رکھا ہے یعنی کائنات کی ہر چیز تمام دوسری چیزوں سے (ہر چند کہ ان کے درمیان لاکھوں اور کروڑوں میل کا فاصلہ ہے) ایک ربط رکھتی ہے اور تمام چیزیں یا کائنات کے تمام اجزاء باہم مربوط ہیں۔ اس ربط کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں دو قوتیں پیدا کی ہیں۔ ایک اثرانداز ہونے کی قوت دوسرے اثر قبول کرنے کی قوت۔ ہر چیز دوسری چیزوں پہ اثرانداز بھی ہو رہی ہے اور دوسروں کا اثر بھی قبول کر رہی ہے۔

چونکہ کائنات کے تمام اجزاء مقررہ قوانین کے تحت ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے' یہی وجہ ہے کہ ان کے درمیان ایک دوسرے پر اثر ڈالنے اور ایک دوسرے کا اثر قبول کرنے کا سلسلہ ہر لحظ اور ہر آن جاری رہتا ہے اور اس میں تعطل پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس اثراندازی اور اثرپذیری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝

(النحل آیت ۴۹)

ترجمہ:۔ اور کیا انہوں نے اللہ کی پیدا کردہ ہر چیز کو نہیں دیکھا کہ ان کے سائے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں اللہ کی فرمانبرداری میں جھکے رہتے ہیں اور وہ خود درماندہ و عاجز ہوتے ہیں۔

اس آیت کی رُو سے ہر چیز کے سائے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں پڑنے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہر چیز دوسری چیزوں پر اثرانداز ہو رہی ہے اور خود دوسری چیزوں کا اثر بھی قبول کر رہی ہے اور اس میں وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کی پابند ہے اور وہ اس سے انحراف نہیں کر سکتی۔

الغرض ایک شئے کا دوسری اشیاء پر اثر پڑنا ایک اٹل قانون ہے حتّٰی کہ انسان بھی جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ وہ بھی اثر قبول کرتا اور اثر ڈالتا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عقل و شعور اور روحانی قویٰ عطا کرنے کے ساتھ ساتھ بعض معاملات میں اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق کوئی کام کرنے یا نہ کرنے یا کوئی خاص راستہ اپنانے یا نہ اپنانے کا اختیار بھی دیا ہے اس لئے اس نے اُسے اس بارہ میں اس امر کا مکلف ٹھہرایا ہے کہ وہ اپنے ماحول اور ہم جنسوں کے اچھے اثرات کو قبول کرے اور بُرے اثرات کو قبول نہ کرے۔ ہم جنسوں اور ماحول کا اُس پر اثر پڑنا تو ایک لازمی امر ہے لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کو صحیح رنگ میں استعمال کرے تو وہ شیطان اور اس کے اظلال کے بُرے اثرات سے بچ سکتا ہے اور اسے بچنا چاہیئے۔ اسی طرح وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور نیک بندوں کے نیک اثرات کو قبول کر کے خود بھی نیک اور برگزیدہ بن سکتا ہے اور اُسے بننا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کا غلط استعمال کر کے شیطان اور اس کے اظلال کا اثر قبول کرے گا تو وہ خود بھی اُن جیسا ہی بن جائے گا۔ برخلاف اس کے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کو صحیح رنگ میں اختیار کر کے اُس کے نیک اور برگزیدہ بندوں کا اثر قبول کرے گا تو وہ نہ صرف شیطان اور اس کے اظلال کے بُرے اثرات سے محفوظ رہے گا بلکہ خود بھی نیک اور برگزیدہ بندوں میں شامل ہو جائے گا۔ اثراندازی اور اثرپذیری کے اٹل قانون اور بعض معاملات میں انسانوں کو عطا کردہ اختیار کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دو خاص حکم دئے ہیں۔ ایک شیطان اور اس کے پیدا کردہ ماحول کے بُرے اثرات سے بچنے کے لئے اور دوسرا نیک اور برگزیدہ انسانوں کے اچھے اور نیک اثرات قبول کرنے سے متعلق۔

جہاں تک شیطان اور اس کے اظلال اور ان کے پیدا کردہ ماحول کے بُرے اثرات سے بچنے کے حکم کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

(النور آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو! شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ جان لے کہ شیطان بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔

اسی طرح جہاں تک نیک اور برگزیدہ بندوں اور ان کے پیدا کردہ نیک ماحول کے نیک اثرات قبول کرنے کے حکم کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(التوبہ آیت ۱۱۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور راستبازوں کے ساتھ ہو جاؤ (یعنی ان کی معیت اختیار کرو)

یہ دونوں حکم اللہ تعالیٰ نے اسی لئے دئے ہیں کہ مومن شیطان اور اس کے اظلال سے دوری اختیار کر کے راستبازوں کی صحبت میں رہیں۔ جو شخص شیطان اور اُن کے اظلال کے قریب ہو گا وہ ان کا اثر قبول کر کے اُن کے نقش قدم پہ چلے گا۔ برخلاف اس کے جو راستبازوں اور نیکوکاروں کے قریب ہو کر ان کی صحبت اختیار کرے گا وہ ان کے نیک اثرات قبول کرے گا اور خود بھی نیک بن جائے گا۔ الغرض اثراندازی اور اثرپذیری کا قانون اللہ تعالیٰ کا وضع اور نافذ کردہ ایک اٹل قانون ہے اور کائنات کی تمام دیگر اشیاء کی طرح انسان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ماحول اُس پر بھی اثرانداز ہوتا ہے اور وہ خود بھی ماحول کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار اور صلاحیت بھی عطا کی ہے کہ اگر وہ چاہے تو وہ بُرے ماحول کا بُرا اثر قبول نہ کرے بلکہ خود اس پر اپنا نیک اثر ڈالے اور اگر چاہے تو بُرے ماحول کا اثر قبول کر کے خود بھی خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بن جائے۔

اسی لئے اسلام نے مومنوں کو ماحول کے بُرے اثرات سے بچانے اور ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کے لئے صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر خاص تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی بہت تاکید کی ہے۔ اندریں صورت مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ہمیشہ صادقوں کی صحبت اختیار کریں اور ان کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

جلسہ سالانہ میں شمولیّت کی اہمیّت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ کے دن قریب آرہے ہیں۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع فرمادیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم الاعداد

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۳/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ' بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶)

علم الاعداد (جسے علم ابجد یا صنعت تاریخ گوئی بھی کہا جاتا ہے) ایک قدیم علم ہے۔ اور فنون لطیفہ میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اب یہ فن آہستہ آہستہ معدوم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پرانے وقتوں میں یہ فن اپنے پورے عروج پر رہا ہے۔ بڑے بڑے علماء، دانشور، فضلاء ادبا، شعراء اور بادشاہان اس فن کے رسیا رہے ہیں۔ اس کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے لیکن اس علم کو کمال تک پہنچانے کا سہرا مسلمانوں کے سر ہے۔ اسی قبیل کے دوسرے علوم مثلاً فلسفہ۔ منطق۔ ریاضی۔ علم ہیئت۔ علوم نجوم۔ علم ساخت۔ علم مساحت وغیرہ علوم و فنون میں بھی مسلمانوں کا گراں قدر حصہ ہے۔ انہیں میں ایک علم الاعداد یا علم ابجد بھی ہے۔ یہ علم ریاضی ہی کی ایک شاخ ہے۔ اس میں عربی فارسی، ریاضی۔ فنون لطیفہ اور اعلیٰ دماغی صلاحیتوں کا بڑا دخل ہے۔ یہ ایک دلچسپ اور معلومات افزا فن ہے جو قدیم سے رائج ہے۔ اور مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے علماء بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ دانشوروں نے ہر حرف کا ایک عدد مقرر کیا ہے۔ اس کے ذریعہ کسی عبارت مصرعہ شعر یا کسی خاص واقعہ کا سن یا تاریخ نکالی جاتی ہے۔

علم الاعداد کی بنیاد عربی کے حروف تہجی ALPHABETS ہیں۔ ہر حرف کا ایک نمبر یا عدد مقرر کیا گیا ہے۔ اور یہ تمام حروف آٹھ کلموں میں جمع کر دیئے گئے ہیں جو یہ ہیں۔

اَبْجَدْ۔ هَوَّزْ۔ حُطِّیْ۔ کَلِمَنْ۔ سَعْفَصْ۔ قَرَشَتْ۔ ثَخَذْ۔ ضَظَغْ

ترتیب وار ہر حرف کا عدد، نمبر یا اس کی قیمت اس طرح ہے۔

۱	۲	۳	۴		۵	۶	۷		
ا	ب	ج	د	-	ہ	و	ز	-	
۸	۹	۱۰		۲۰	۳۰	۴۰	۵۰		
ح	ط	ی	-	ک	ل	م	ن		
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰		۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	
س	ع	ف	ص	-	ق	ر	ش	ت	
۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰		۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰			
ث	خ	ذ	-	ض	ظ	غ			

اعداد کے لحاظ سے ان کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔

اَ سے طَ تک آحاد (ایک نقطی عدد) یعنی ۱ سے ۹ تک

یَ سے صَ تک عشرات (دہائی کے عدد) یعنی ۱۰ سے ۹۰ تک

قَ سے ظَ تک مأت (سینکڑے کے عدد) یعنی ۱۰۰ سے ۹۰۰ تک۔

اور غ کا الف یعنی ۱۰۰۰

اسے ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے

تو ابجد سے حطی تک ایک ایک گن
کلمن تا با سعفص دے دس دس بڑھا
پھر آگے سے سو سو فزوں کر کے یار
دل اپنا حساب جمل سے چھڑا

مندرجہ بالا آٹھ کلمات عربی کے حروف ابجد (تہجی) پر مشتمل ہیں۔ خالص فارسی اور اردو کے حروف ان میں شامل نہیں۔ اردو اور فارسی کے حروف کے بھی وہی عدد ہیں جو ان کے اصلی حروف عربی کے ہیں۔ یعنی پ۔ ٹ۔ چ۔ ڈ۔ ڑ۔ گ کے اعداد علی الترتیب۔ ب۔ ت۔ ج۔ د۔ ر اور ک کے مساوی شمار کئے جاتے ہیں۔ اور ہمزہ (ء) کا عدد الف کے عدد کے برابر یعنی ایک ہے۔

ان حروف اور اعداد مقررہ سے تین طرح تاریخ نکلتی ہے۔ ایک تاریخ کا نام جمل یا جمل صغیر ہے۔ جسے زبر بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی طریق عام طور پر مستعمل و متعارف ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں عام طور پر اسی طریق کے مطابق تاریخ نکالی ہے۔

جمل (یا جمل صغیر یا زبر) کے طریق پر تاریخ نکالنے کے لئے حروف ابجد سے اعداد مقررہ لئے جائیں اور کوئی حرف کم و بیش نہ کیا جائے مثلاً ابوالمظفر کے ۱۲۶۰ عدد ہیں۔

ا ب و ا ل م ظ ف ر {۱ ۲ ۶ ۱ ۳۰ ۴۰ ۹۰ ۸۰ ۲۰۰} = ۱۲۶۰

اسی طرح کسی بھی نام یا فقرہ یا عبارت کے تمام حروف کے اعداد لے کر جمع کر لئے جائیں تو حاصل جمع مطلوبہ سن یا تاریخ ہوگی

دوسرا طریق جمل وسیط یا بینات کہلاتا ہے۔ اس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ میں سے پہلا لفظ چھوڑ دیا جائے باقی حروف کے اعداد لئے جائیں۔ مثلاً لفظ "عبداللہ" میں عین (ع)۔ با (بے) دال (د) وغیرہ حروف ہیں۔ پس لفظ عین جو حرف کا نام ہے اس کا پہلا حرف یعنی ع کو چھوڑ کر ی اور ن کے اعداد لئے جائیں گے۔ اسی طرح حرف با سے پہلے حرف ب کو چھوڑ کر ا (الف) کا ایک عدد لیا جائے گا۔ اور دال سے د کو چھوڑ کر ا ل کے عدد لئے جائیں گے اور اس طرح ان سب کے مجموعہ سے مطلوبہ سن یا تاریخ نکالی جائے گی

تیسرا طریق جمل کبیر اور زبر و بینات ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ کے تمام حروف شمار کئے جائیں جیسے "کریم" کے لفظ میں کاف۔ رے۔ یا اور میم چار حروف ہیں۔ کاف کے تین حروف (ک ا ف) رے کے دو (ر ے) یا کے دو (ی ا) اور میم کے تین (م ی م) لئے جائیں اور ان سب اعداد کے مجموعہ سے تاریخ یا سن مطلوبہ حاصل کیا جائے۔ مثلاً لفظ "اللہ" کے بحساب زبر و بینات و جمل کبیر ۲۵۹ اعداد ہیں۔

"ال ل ہ" (اللہ میں لام مشدد ہے۔ اس لئے دو لام لئے جائیں گے۔)

ال ف۔ ل ا م۔ ل ا م۔ ہ ا {۱ ۳۰ ۸۰ ۳۰ ۱ ۴۰ ۳۰ ۱ ۴۰ ۵ ۱} ۲۵۹

مندرجہ بالا تین طریقوں سے تاریخ یا سن نکالا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ عام طور پر پہلا طریق مروج و مستعمل ہے اصطلاحاً سن یا تاریخ نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ یا فقرہ۔ عبارت مصرعہ۔ شعر۔ قرآن کریم کی کوئی آیت۔ حدیث کا کوئی حصہ یا کوئی نام تجویز کیا جائے۔ جس کے مکتوبی حروف کے اعداد سے حساب جمل کے مطابق کسی واقعہ شادی۔ وفات نکاح پیدائش، تصنیف کتاب۔ سنگ بنیاد یا کسی اور کام کا سن اور سال نکل آئے۔ حروف مکتوبی کی شرط اس لئے ہے۔ کہ جو حروف لکھنے میں نہیں آتے۔ ان کے اعداد محسوب نہیں ہوتے۔ اور جو لکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن پڑھنے میں نہیں آتے۔ ان کے اعداد شمار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً لفظ اَللّٰھُمَّ اور فرخ میں ایک میم اور ایک رے کے اعداد لئے جائیں گے نصیر الدین اور عبداللہ میں الف کا ایک عدد لیا جائے گا۔ اور الف ممدودہ (آ) کے دو عدد لئے جائیں گے۔ اس لئے کہ "آ" میں ایک الف متحرک اور دوسرا الف ساکن ہے۔ لیکن بعض محققین الف ممدودہ (آ) کا ایک عدد لیتے ہیں۔ اسی طرح ہمزہ (ء) کا بھی ایک عدد شمار کیا جاتا ہے۔ ۃ کے عدد دو طرح لئے جاتے ہیں۔ جو ت دراز لکھی جاتی ہے۔ اس کے ۴۰۰ عدد ہیں۔ جیسے رحمت۔ شفقت۔ حشمت۔ عزت اور عنایت وغیرہ اور جو ۃ بالطبع فارسی یا عربی ہائے ہوز (ہ) کی شکل میں لکھی جائے اس کے ۵ عدد لئے جاتے ہیں مثلاً جنۃ۔ صلوٰۃ۔ زکوٰۃ وغیرہ۔

علم الاعداد کے متعلق اس تشریح کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض کتب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی پیش خبریوں کے مطابق اس علم کے تحت بعض اہم انکشافات فرمائے ہیں اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

"اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے۔"

اسی طرح بعض علماء سلف صحابہ کرام اور مجددین نے بھی خدا تعالیٰ کی وحی سے یا اپنے مکاشفہ کے الہامی الفاظ سے بلحاظ ابجد اعداد نکال کر بعض پیشگوئیوں کا استنباط کیا ہے۔ چنانچہ تفسیر روح المعانی جلد اول مطبوعہ مصر ۹۶ پر سورۃ بقرہ کی تفسیر میں حضرت علیؓ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ نے (مقطعات قرآنی) حٰمٓ عٓسٓقٓ سے معاویہ کے واقعہ کی پیشگوئی نکالی۔

تفسیر قنوی علی البیضاوی جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ پر لکھا ہے کہ علامہ جوقی نے کہا کہ بعض آئمہ نے الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ کے حروف ابجد کے حساب سے ۵۸۳ھ میں فتح بیت المقدس کی پیشگوئی نکالی ہے

علامہ سہیلی نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کی بعض سورتوں کی ابتدا میں جو حروف مقطعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسکتے ہیں۔ ان میں سے جو مکرر آئے ہیں۔ ان کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف کے اعداد کا مجموعہ امت محمدیہ کے باقی رہنے کے زمانہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس پر مصنف قونوی نے لکھا کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد دنیا کے باقی رہنے کی مدت کی طرف اشارہ ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۲۳)

بعض علماء نے حروف مقطعات کے معنی بیان کئے ہیں۔ دوسرے معانی کے علاوہ ابو العالیہ وغیرہ مفسرین نے ایک یہ معنے بھی کئے ہیں کہ ان میں حساب جمل کے اعداد کے لحاظ سے بعض اقوام کی بقا اور بعض کی تباہی کی مدت کی پیشگوئیاں مخفی ہیں۔

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ ابو العالیہ علامہ قونوی اور سہیلی جیسے ائمہ مفسرین نے علم الاعداد کو تسلیم کیا ہے۔ اور حساب جمل کے ذریعہ الہامات وغیرہ سے پیشگوئیاں اخذ کرنے کا طریق اختیار کیا ہے اسی طرح اور بہت سے علماء ائمہ سلف اور بزرگان نے اس طریق کو اپنایا ہے۔ غرضیکہ علمائے اسلام نے قرآن کریم کی وحی کے بعض الفاظ سے اور بعض اولیائے امت نے اپنے الہامات کے الفاظ سے بعض نے احادیث کے الفاظ سے اعداد جمل یعنی بحساب ابجد اعداد کی قیمت نکال کر بعض پیشگوئیوں یا خاص واقعات کا استنباط و استخراج کیا ہے۔

مسیح موعود کے متعلق ایک حدیث نبوی کے الفاظ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کے اعداد ابجد کے حساب سے ۱۸۹۷ء ہوتے ہیں۔ اس سن تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو پیشگوئیاں (جن کا تعلق ڈپٹی عبداللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام سے تھا) پوری ہو چکی تھیں۔ ہوا یہ کہ بعض عیسائی لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پادری مارٹن کلارک کے قتل کی سازش کا الزام لگا کر مقدمہ چلایا۔ مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے آپ کو اس الزام سے بری قرار دیا۔ آپ کی بریت ۱۸۹۷ء میں ہوئی اس مقدمہ کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف کتاب البریہ میں درج فرمائی ہے۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام (جو اسلام کا دشمن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معاند اور گستاخ تھا) کے متعلق پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور وہ معاند اسلام کیفر کردار کو پہنچا۔

مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ سے بحساب ابجد مسیح موعود کے زمانہ کا تعین ہوتا ہے۔ کیونکہ ۱۸۹۷ء چودھویں صدی ہجری میں واقع ہے۔ واللہ اعلم

اسی طرح یہ حساب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی ایک یہودی عالم حیی بن اخطب نے پیش کیا۔ اور الٓمٓ المٓص ۔ الٓرا وغیرہ معروف مقطعات کے اعداد حضور کے سامنے پیش کرتا رہا۔ اور ان الفاظ کے اعداد کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا تعین کرتا رہا۔ لیکن آپ نے اس کی تردید نہیں فرمائی۔

ان حقائق کے ہوتے ہوئے ہماری جماعت کے احباب کے لئے اس علم کی واقفیت ضروری ہے۔ تا وہ مسیح وقت کی پیشگوئیوں اور ان کی اہمیت کو ذہن نشین کر سکیں۔ سو اسی جذبہ کے تحت میں نے بتوفیقہ تعالیٰ اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اور اس مقالہ میں مَیں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے ایسے حوالہ جات کو پیش نظر رکھا ہے۔ جو بطور خاص حروف تہجی اور علم ابجد سے متعلق ہیں اور ساتھ ہی ابجد کے مطابق ان کے اعداد بھی نکالے ہیں۔ جو یقیناً احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان و یقین کا موجب ہوں گے مجھے جو حوالہ جات مل چکے ہیں وہ پیش خدمت ہیں۔ اگر کسی دوست کے علم میں اس موضوع سے متعلق اور حوالہ جات بھی ہوں۔ تو راہ کرم مجھے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے کے ثبوت میں عقلی و نقلی دلائل قرآن کریم۔ احادیث۔ اقوال بزرگان اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات (جو وقتاً فوقتاً آپ کو بذریعہ وحی و الہام بتائے گئے) کو بڑی تحدی کے ساتھ اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے اور موعظہ حسنہ کے بیان میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ عربی۔ فارسی۔ اردو نظم و نثر ہر طور سمجھایا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ آپ نے حق ادا کر دیا ہے۔

حروف تہجی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن امور کا انکشاف فرمایا ہے۔ ان میں سے قرآن کریم کی ایک سورۃ والعصر بھی ہے۔ حضور نے اپنی کتب براہین احمدیہ۔ لیکچر سیالکوٹ۔ تحفہ گولڑویہ اور ازالہ اوہام میں خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا ہے فرماتے ہیں۔

(ا) "ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ والعصر کے حروف میں ہیں انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶)

ب۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تئیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳/۹۴)

ج۔ "اور شمسی حساب کے رو سے ۴۵۹۸ برس بعد آدم صفی اللہ حضرت نبینا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۲ حاشیہ)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے اشارہ کے مطابق سورۃ العصر کے تمام حروف کے اعداد ۴۷۳۹ بیان فرمائے ہیں اور اسی عدد سے حضور نے دنیا کی عمر مستنبط کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

"تمام نبیوں کی کتابوں سے ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔ اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر ہیں یعنی ایک وہ دور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے ...... ہزار پنجم ... میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے ... یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے۔ اور اسی دلیل سے میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقسیم کی رو سے ہزار ششم ضلالت کا دور ہے۔ اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے۔ جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ امام آخرالزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں۔ اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے۔ جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے۔ وہ مجدد صدی بھی ہے۔ اور مجدد الف آخر بھی۔ اس بات میں نصاریٰ اور یہود کو بھی اختلاف نہیں کہ آدم سے یہ زمانہ ساتواں ہزار سال ہے۔ اور خدا نے جو سورۃ والعصر کے اعداد سے تاریخ آدم میرے پر ظاہر کی ہے اس سے بھی یہ زمانہ جس میں ہم ہیں ساتواں ہزار ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا۔ اور چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶)

حضور کی مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں اور سورۃ والعصر کے اعداد ۴۷۳۹ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت آدم صفی اللہ کی پیدائش عہد نبوت محمدیہ سے ۴۷۳۹ برس قبل بنتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ۲۰ اپریل ۵۷۱ء مطابق ۹ ربیع الاول بروز پیر ہے اور وفات ۶۳۲ء مطابق ۱۱ھ۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ کم و بیش ۱۳۰۰ھ (۴۷۳۹ + ۱۳۰۰ = ۶۰۳۹) سورۃ والعصر کے اعداد کا مجموعہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا وقت ملا کر کل مجموعہ ۶۰۳۹ ہوا۔ یعنی چھ ہزار کے اوپر ۳۹ سال۔ یعنی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے اوپر ظاہر ہوگا۔ اور چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضور کی پیدائش ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ کی ہے۔ اور یہ دنیا کے چھٹے ہزار کا اخیر ہے۔

(۴۷۳۹ + ۱۲۵۰ = ۵۹۸۹) اور حضور کا دعوےٰ ۱۸۸۹ء کا ہے۔ اور یہ ساتویں ہزار سال کا شروع ہے۔ براہین احمدیہ میں بھی حضور نے یہ اظہار فرمایا ہے کہ مسیح موعود کا چھٹے ہزار میں آنا ضروری ہے۔ فرماتے ہیں ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب ہے آ گیا ہفتم ہزار

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیورک کانفرنس: مذہبی دُنیا میں ایک نہایت کامیاب کانفرنس تھی

کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہال کی تمام سیٹیں پُوری طرح پُر ہو چکی تھیں۔

اسلامی نظریات کی وضاحت کیلئے منعقدہ کانفرنس کی تفصیلی رُوداد

زیورک:۔ سوئٹزرلینڈ کے اہم تجارتی و صنعتی شہر زیورک میں ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء کو جو کانفرنس اسلامی تعلیمات کی وضاحت کیلئے منعقد ہوئی تھی اس کے بارے میں وصول ہونے والی تفصیلی رپورٹ میں جو کہ مکرم نسیم مہدی صاحب نے بھیجی ہے بتایا گیا ہے کہ یہ کانفرنس مذہبی کانفرنسوں میں اپنی نوعیت کی کامیاب ترین کانفرنس تھی کانفرنس کا وقت ساڑھے سات بجے شام تھا مگر سات بج کر پچیس منٹ پر ہال میں ایک بھی کرسی خالی نہ تھی۔ یہ کارروائی جو کہ کامل چار گھنٹے تک جاری رہی ایک لمحہ بھی عدم دلچسپی کا شکار نہیں ہوئی اور سارا وقت متعدد لوگ ہال میں خالی جگہوں پر کھڑے رہے اور بعض کاریڈور میں بیٹھے رہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق یورپ کے اس لادین اور بے خدا معاشرے کے تین سو سے زائد افراد کانفرنس میں شامل تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اس معاشرے میں اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کی اثر انگیزی اور کامیابی کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ بالعموم یہاں بعض مذہبی جلسوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ مقررین اور لاؤڈ سپیکر والوں کے علاوہ اور کوئی شامل نہیں ہوا کرتا

اس کانفرنس کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کانفرنس کی خبر زیورک کے دو سب سے بڑے اخبارات نے نہایت نمایاں اور تفصیلی طور پر دی۔ یہ کامیابی کانفرنس کے منتظمین کی توقعات سے کہیں بڑھ کر تھی۔ چنانچہ ایک اخبار NEUE ZURCHER ZEITUNG نے جس کی اشاعت سوا لاکھ ہے اور جو سارے سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں پڑھا جاتا ہے یہ خبر تین کالمی چار ذیلی عنوانات کے ساتھ شائع کی۔ یہ خبر ۱۳۹ سطروں پر مشتمل تھی۔ اسی طرح دوسرے بڑے اخبار TAGES ANZEI-GER نے جس کی اشاعت ڈھائی لاکھ سے زائد ہے یہ خبر دو کالمی شائع کی۔ اس کی خبر ۴۵ سطروں پر مشتمل تھی

اس کے علاوہ یونین سنٹرل پریس نامی ایجنسی نے ٹائپ کئے ہوئے دو صفحات پر مشتمل ایک مضمون اس کانفرنس کے بارے میں لکھا جو کہ سوئٹزرلینڈ کے تمام اخبارات و رسائل کو خود بخود بھیج دیا جائے گا اور اگر کسی رسالے یا اخبار میں چھپا تو اس کی کٹنگ مشن کے پاس آجائے گی۔ اس سلسلے میں اخبارات کے مضامین اور خبروں پر مشتمل رپورٹ بعد میں ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ

کانفرنس کی دلچسپ کارروائی

کانفرنس کا انعقاد "کانگرس ہاؤس" نامی ہال میں ہوا جو اس مقصد کے لئے کرایہ پر لیا گیا تھا جس میں ۲۵۰ افراد کے بیٹھنے کی جگہ اور ۱۵۰ افراد کے کاریڈور وغیرہ میں کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ احباب کا کہنا تھا کہ احمدی احباب اور مسجد سے متعلق ۵۰ کے قریب احباب کے علاوہ ۱۰۰ دیگر افراد کی توقع کرنا بھی بہت زیادہ ہے مگر خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے مجموعی حاضری ۳۰۰ سے زائد رہی۔ الحمد للہ۔ کارروائی عین وقت پر مکرم ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق خلیل صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں تلاوت کردہ آیات کا جرمن ترجمہ سنایا گیا۔ سٹیج سیکرٹری مکرم نسیم مہدی صاحب نے اختصار سے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی اور ساتھ ہی پہلے مقرر جرمن نومسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کا تعارف کروایا جنہوں نے نہایت ہی عمدہ پیرائے میں اسلامی سوسائٹی کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر ہمارے ڈینش نومسلم فاضل احمدی دوست مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن کی اسلام میں عورت کا مقام پر تھی۔

تیسری تقریر "اسلام کے اقتصادی نظام" کے موضوع پر مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کی تھی۔ ان تین تقریروں کے بعد پندرہ منٹ کا وقفہ تھا۔ وقفہ میں احمدیہ مسلم مشن زیورک کی طرف سے کاریڈور میں کافی اور سینڈوچز کا انتظام تھا۔ تمام حاضرین کاریڈور میں تشریف لے آئے۔ اس وقفہ کے بعد جو کہ ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد ختم ہوگیا محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر تھی۔ وقفے کے دوران مکرم چوہدری صاحب کی تقریر کا جرمن ترجمہ حاضرین کی نشستوں پر رکھ دیا گیا تھا وقفے کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب نے چوہدری صاحب کا تعارف کروایا اور بتایا کہ مکرم چوہدری صاحب اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے لندن سے تشریف لائے ہیں۔

سوالات کا دلچسپ وقفہ

محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد سوالات کا وقفہ تھا۔ جونہی یہ اعلان کیا گیا کہ اب سوال کئے جائیں فوراً ہی ایک صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے گویا اس وقت کے منتظر ہی تھے۔ انہوں نے اسلامی ملکوں اور مغربی ملکوں کی سیاست کے بارے میں بحث چھیڑنی چاہی۔ محترم چوہدری صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں پر اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرنے آئے ہیں کسی خاص ملک یا علاقے پر جو حکومتیں ہیں ان کے بارے میں کچھ کہنے نہیں آئے۔

اس کے بعد عورت کے مقام، احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں فرق کے بارے میں بعض سوالات کے بعد ایک مصری طالب علم نے جو کہ زیورک یونیورسٹی میں اقتصادیات کا مضمون پڑھ رہے ہیں ایک غیر متعلق سوال کر کے غلط مذہبی گفتگو کی کوشش کی لیکن محترم چوہدری صاحب کے حکیمانہ جواب کے بعد گفتگو کا رُخ ہی بدل گیا اور گفتگو اسلام کی فضیلت اور اُس کی تعلیم کے محاسن پر ہونے لگی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے عقائد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور اسلام کے روشن مستقبل پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔

آخر میں ایک مسلمان یوگوسلاوین ماہر اقتصادیات نے کھڑے ہو کر مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ ایک اور صاحب نے بھی تقاریر کی تعریف کی۔

پروگرام رات گیارہ بجے تک جاری رہنا تھا لیکن لوگوں کی دلچسپی اور سوالات کی کثرت کی وجہ سے ساڑھے گیارہ بجے تک اجلاس جاری رہا۔ ابھی مزید لوگ سوالات کرنا چاہتے تھے مگر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے مشورے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اجلاس کے برخاست ہونے کا اعلان کیا جائے۔ چنانچہ چند اور سوالوں کے مختصر جوابات کے بعد محترم چوہدری صاحب نے اختتامی کلمات کہے اور اجلاس ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہم سب آپ کی دلچسپی کے ممنون ہیں اور اس کے بھی ممنون ہیں کہ آپ نے بڑے تحمل، خوشی اور اطمینان سے سارا وقت کارروائی سنی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ جس طرح ان باتوں کو سننے میں دلچسپی لیتے ہیں انہیں صحیح پا کر قبول کرنے میں بھی اسی ذوق و شوق اور دلچسپی کا اظہار کریں گے۔"

کتب کی فروخت

کانفرنس ہال کے باہر کتب کا ایک سٹال لگایا گیا۔ کارروائی شروع ہونے سے قبل اس پر لوگوں کا ہجوم رہا اور توقع سے بڑھ کر دلچسپی ظاہر کی۔ چنانچہ موقع پر ۵۰۰/- فرانک کی کتب تھوڑے سے وقت میں فروخت ہوئیں جو لوگوں کی غیر معمولی دلچسپی کی دلیل ہے۔ الحمد للہ۔

پبلسٹی

اس کانفرنس کی پبلسٹی کے لئے تین اخبارات میں ۲۵ اور ۲۷ ستمبر کو اشتہارات دیئے گئے۔ ۸۰۰ دعوت نامے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے۔ ارد گرد کے مکانات میں دعوتی لیٹر بکسوں میں ڈالے گئے اور متعدد لوگوں کو زبانی اور ٹیلیفون پر دعوت دی گئی۔ اس کے علاوہ کانفرنس سے تین ہفتے قبل ۴۵ اخبارات کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء

(۳)

چھٹا اجلاس ۲۱ر اکتوبر بروز اتوار

۷ بجکر ۵۵ منٹ پر اجلاس کا آغاز لجنہ اماء اللہ ہال میں ہوا۔ جس میں سب سے پہلے محترم مولانا محمد شریف صاحب نے ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندانی حالات مختصراً بیان کرنے کے بعد آپؑ کے اخلاقِ فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ زندگی کے ہر مرحلہ میں آپؑ کے اخلاقِ حمیدہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ ازدواجی زندگی خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ .... کے عین مطابق تھی۔ بچوں کے ساتھ عزت و احترام اور ایک جیسا سلوک روا رکھتے۔

پھر فرمایا کہ ان اخلاقِ فاضلہ کا مظاہرہ بیوی بچوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ نوکروں، غلاموں، مہمانوں غرضیکہ خلقِ خدا کی ہر صنف کے ساتھ یہی سلوک کارفرما نظر آتا۔

۸ بجکر ۳۰ منٹ پر تقریر ختم ہوئی۔

ازاں بعد محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ نے تلاوتِ قرآن کریم اور محترمہ رفعت شاہانہ صاحبہ لاہور نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

۸ بجکر ۴۵ منٹ پر ناصرات کی بچیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

ٹھیک ۹ بجے محترمہ نعیمہ سلہری صاحبہ نے "نماز انسانی کردار کی معراج ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے قرآنی آیت هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ...... شَيْئًا مَّذْكُوْرًا تلاوت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک وقت تھا کہ انسان کچھ بھی نہیں تھا پھر ذاتِ باری نے جسم و رُوح کا مجموعہ یہ انسان تخلیق کیا جسے اپنا نائب قرار دیا اور اپنی عبادت اس کا اصل مقصد رکھا۔ اس عبادتِ الٰہی کا پہلا قدم نماز ہے جس میں ایک مومن اپنے دل، ذہن اور اعضاءِ جسمانی کو خالقِ حقیقی کے سامنے سجدہ ریز کر دیتا ہے۔ یہی ایک ایسا رکن ہے جو کامل عبودیت کا مظہر ہے۔

آپ نے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ایک فریضہ ہے جس کی ادائیگی ہر صورت میں لازم ہے۔ آپ نے نماز کے فوائد و برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسانی کردار میں ظاہری و باطنی پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔ یہ خصوصیت صرف دینِ اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے عبادتِ الٰہی کے ذریعہ انسانی کردار کو تشکیل دیا ہے۔ بلاشبہ اسلام کا یہ صرف ایک رکن نماز ایسی شان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کی ادائیگی انسانی کردار کی معراج ہے۔ آخر میں آپ نے احمدی مستورات کو ارکانِ اسلام پر کاربند رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

۹ بجکر ۱۵ منٹ پر تقریر کے بعد بیت بازی کا فائنل مقابلہ شروع ہوا جس میں ۹ منتخب لڑکیاں شامل تھیں۔

منصفین کے فرائض	محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ	ربوہ
	" صفیہ صدیقہ صاحبہ	"
	" مبارکہ انجم صاحبہ	

نے سرانجام دیئے۔ دس بجے مقابلہ بیت بازی ختم ہوا۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق اوّل	نصرت جہاں	گجرات
دوم	امۃ الجمیل	فیکٹری ایریا ربوہ
سوم	امۃ الجمیل رانی	ربوہ
چہارم	امۃ الباسط	"
پنجم	زینت	"
ششم	ریحانہ شاہین	"

بعد ازاں سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ نے ہدایات پڑھ کر سنائیں۔

دس بجکر ۱۰ منٹ پر فی البدیہہ تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں ۱۷ مقررات نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض (۱) محترمہ امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ ربوہ

(۲) " امۃ المجید صاحبہ نائیجیریا

(۳) خاکسار ثریا خانم

نے سرانجام دیئے۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق

محترمہ مبشرہ قادر ڈار صاحبہ	قیادت نمبر ۲ کراچی	اوّل
" نصیر صادقہ صاحبہ	گوجرانوالہ	دوم
" امۃ النصیر قادر صاحبہ	دارالنصر ربوہ	سوم
" سلمیٰ قریشی صاحبہ	سرگودھا	چہارم

۱۱ بجکر ۵ منٹ پر محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کا سب سے عظیم کام اصلاحِ خلق تھا جس کے تحت آپ کی بعثت ہوئی۔

آپ نے بتایا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے انبیاء کے علم و حکمت کو کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ جب کوئی مامور دنیا میں آتا ہے تو دنیا کو علم سے معمور کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس آخری زمانہ میں بیش بہا علمی خزائن عطا کر کے مبعوث فرمایا۔ ان روحانی خزائن کا مطالعہ کر کے قرآنی حقائق ہمارے سامنے کھلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی توحید کا پتہ چلتا ہے۔

آخر میں بتایا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ آپؑ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو پہچانا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کتب کو بار بار پڑھیں، ان پر عمل کریں۔

۱۱ بجکر ۲۰ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد محترمہ عشرت رخسانہ صاحبہ نے پنجابی میں تقریر کی۔

ساڑھے گیارہ بجے مشاعرہ منعقد ہوا۔ میرِ مشاعرہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھیں۔ اس مقابلہ میں کُل دس احمدی شاعرات نے حصہ لیا۔ ساڑھے بارہ بجے مشاعرہ ختم ہوا۔

مشاعرہ میں صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کو انعام خاص دیا گیا۔

اوّل انعام	محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ	
دوم	" حمیدہ رفعت صاحبہ	فیصل آباد
سوم	" مومنہ فرحت صاحبہ	اوکاڑہ
انعام حوصلہ افزائی	" سلمیٰ ہاشمی صاحبہ	کراچی قیادت نمبر ۲
" "	" امۃ الحی نزہت صاحبہ	لاہور

۱۲ بجکر ۲۳ منٹ پر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے احمدی مستورات کو بہ تقاضائے زمانہ دو اہم باتوں یعنی صحیح اسلامی پردہ کرنے اور اپنے میں وقار پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پردہ کرنے والی بہنوں کو پردہ کی صحیح اہمیت کا علم نہیں۔ اسلام نے جس پردہ کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ ایسا پردہ کیا جائے جس سے ستر ڈھنپا رہے۔ عورت کی زینت ظاہر نہ ہو۔ پھر آپ نے آجکل کے زمانہ کے برقع اور چادر سے پردہ کرنے کی نشاندہی کرتے ہوئے ایسے پردہ سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔

دوسری اہم بات کے متعلق آپ نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ مومن عورت کے اندر ایک وقار ہونا چاہیئے، رہن سہن اور گفتگو میں ایک وقار ہو۔

آخر میں فرمایا کہ ہر احمدی عورت دنیا میں ایک مقام رکھتی ہے۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ آپ اپنے قول و فعل میں ایسا وقار پیدا کریں تا دنیا کی دوسری عورتوں میں آپ کا امتیاز ظاہر ہو۔

۱۲ بجکر ۵۵ منٹ پر آپ کی تقریر کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ مجلس عاملہ کی سیکرٹریان اور ناصرات میں سے اچھا کام کرنے والیوں کو سنداتِ خوشنودی دی گئیں۔

ایک بجکر دس منٹ پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا..... عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ سال کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ذمہ داری عاجزہ پر ڈالی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری غلطیوں کو دُور فرماتے ہوئے ذمہ داری اٹھانے کی ہمت عطا فرمائے۔ کوئی کام ایسا نہ آئے جس میں ہم خدا کی ناراضگی کا موجب بنیں۔

پھر فرمایا کہ صدر لجنہ مرکزیہ کے انتخاب کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ آئندہ صدر لجنہ مرکزیہ کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوا کریگا۔ حضور نے نائب کے لئے صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا نام منظور فرمایا ہے۔ (باقی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

یاد رکھنے کی تین باتیں

عالمگیر جماعتہائے احمدیہ کے تمام ملکی۔ صوبائی۔ ضلع وار اور مقامی امراء کی یاد دہانی کے لئے ایک مرتبہ پھر گذارش ہے کہ وہ ان تین باتوں کا خیال رکھیں:۔

اوّل۔ جو مخلصین الٰہی منشاء کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے لکھوا چکے ہیں۔ ان کی طرف سے کل وعدہ کا ۱/۶ وصول ہو جانا چاہیئے۔

دوم۔ وہ مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے وہ اپنے وعدوں کو بڑھائیں۔

سوم:۔ جو مخلصین اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ شروع تحریک کے وقت وہ برسر روزگار نہ تھے انہیں تحریک کی جائے کہ وہ اب وعدہ لکھوا دیں۔ انہیں ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۱۶ ادا کرنا ہوگا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقفِ جدید کا کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔
جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں"۔

وقفِ جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے جس کو اب صرف پونے دو ماہ رہ گئے ہیں۔

براہ مہربانی تمام احباب اور جماعتیں اپنا چندہ وقفِ جدید حتی المقدور اضافہ کیساتھ ۳۱ دسمبر سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا کے عند اللہ ماجور ہوں اور بالغان اور اطفال کی اسم وار تفصیلات براہ راست دفتر ہذا کو بھجوائی جائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

تصحیح رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ

۱۵ اگست ۱۹۷۹ء کے الفضل کے صفحہ ۵ پر جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ منعقدہ ۲۰ مئی ۱۹۷۹ء کی رپورٹ شائع ہوئی تھی جس میں دوسرے اجلاس کی کارروائی کی صدارت میں سابق امام مسجد لنڈن محترم بشیر احمد صاحب رفیق کا نام سہواً لکھا گیا تھا۔ دراصل اس اجلاس کی صدارت محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن نے کی تھی۔ غلطی سے سلیمہ بیگم صاحبہ کا نام شائع ہونے سے رہ گیا اور صرف محترم بشیر احمد رفیق کا نام شائع ہو گیا۔ یہ تصحیح اس لئے کروائی جارہی ہے۔ کہ پڑھنے والے یہ نہ سمجھیں کہ عورتوں کے اجلاس کی صدارت کسی مرد نے کی ہے لجنہ برطانیہ کے جلسوں اور تقاریب میں اس کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح مردوں کی بھی جو تقاریر ہوئیں وہ پردہ میں ہوئیں۔ بذریعہ لاؤڈ سپیکر عورتوں نے سنیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح لائحہ عمل

واضح ہو کہ لائحہ عمل ۱۹۷۹ء ناصرات الاحمدیہ کے صفحہ ۱۱ پر جو بچی کے دعائیہ پروگرام میں "ناصرات کی ہر بچی روزانہ نماز ظہر کے بعد یا نماز عشاء سے لے کر فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل ادا کر کے دین کی نصرت اور ترقی کے لئے دعا کرے"۔ یہ فقرہ سہواً چھپنے سے رہ گیا۔ ناصرات کی سیکرٹریان نوٹ کر لیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ڈاکٹر عبدالسلام کے نام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے

مبارکباد کا تار

جماعت احمدیہ کے ایک ذیلی ادارہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز ملنے پر جو تار بھیجا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:۔

"آپ کو نوبل پرائز ملنے پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اعزاز کو آپ کے لئے اور پاکستان کے لئے بابرکت بنائے۔" آمین۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زیور کی زکوٰۃ کے لئے تاکیدی ارشاد

"عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو دو کڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا۔ کیا تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کڑے پہنائے؟۔ انہوں نے جواب دیا (ہرگز) نہیں۔ آپ نے فرمایا تو تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو"۔

(کتاب الزکوٰۃ الفصل الثانی)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ اس لئے نظارت ہذا ان بہنوں سے جن پر زکوٰۃ واجب ہے درخواست کرتی ہے کہ وہ از راہ کرم جلد از جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے اور ناراضگی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پیارے اسلام کی پیاری باتیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کی دینی تعلیم کے لئے سادہ اور آسان زبان میں بارہ اسباق پر مشتمل "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن مجید۔ ارکان اسلام اور ارکان ایمان۔ نماز۔ چھوٹی چھوٹی احادیث اور دعائیں۔ زبانی یاد کرنے کے لئے اشعار اور بعض فقرات شائع کئے گئے ہیں۔ بچوں کو یہ کتاب خرید کر استفادہ کرنا چاہیئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"وعدۂ اطفال"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے لئے اطفال الاحمدیہ کا مندرجہ ذیل وعدہ منظور فرمایا ہے:۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور جماعت احمدیہ قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ کسی کو گالی نہیں دوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔" انشاء اللہ

محمود احمد صدر مجلس خدام [illegible]

ٹوکیو میں جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام عید الاضحیٰ کی تقریب منائی گئی

ایک خاتون کا قبولِ اسلام : عید پارٹی کا کامیاب انعقاد

ٹوکیو — جاپان کے دارالحکومت میں عید الاضحیٰ احمدیہ مسلم مشن کے زیرِ اہتمام یکم نومبر کو پورے عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ نماز عید مشن ہاؤس میں ادا کی گئی اور جاپان کے مشنری انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے خطبہ دیا اور نماز پڑھائی اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عید مبارک کا پیغام احباب کو پڑھ کر سُنایا گیا۔

اس کے علاوہ محترم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام بھی سُنایا گیا۔ محترم راشد صاحب نے ٹوکیو سے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ اس مبارک تقریب کی خصوصیت یہ تھی کہ ایک جاپانی خاتون نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ محترم راشد صاحب نے اسلام میں قربانی کی اہمیت اور عید کے فلسفہ پر خطبہ دیا اور دعا کے بعد شرکاء میں اسلامی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

بعد ازاں ٹوکیو میں عید تقریب کا اہتمام کیا گیا جو کہ بہت کامیاب رہی۔ متعدد جاپانی و دیگر احباب نے شرکت کی۔ دو جاپانی احمدی احباب مکرم محمد ادریس صاحب کبایاشی اور مکرم معاذ تاناگوچی نے اسلام کے تعارف، اسلام کے اہم اصول اور اسلام میں حج کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے تقریر کی۔ جاپانی حاضرین نے نہایت دلچسپی اور انہماک سے تقاریر سُنیں اور بڑی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے متعدد سوالات کیئے۔ اس تقریب کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ حاضرین میں اسلامی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے جاپان میں اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرے شوہر مکرم عبد اللطیف خان (ننھا) اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ابن محترم محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم ۵۶ سال کی عمر میں ۲۶/۸/۷۹ کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو ۲۵/۶/۷۸ کو پہلی دفعہ دل کا دورہ پڑا تھا۔ ماہرین قلب کے مشورہ کے مطابق علاج کے طور پر دواؤں کا استعمال جاری تھا لیکن دل آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ کمزوری اور تھکان بھی محسوس ہوتی تھی لیکن ان کے کام میں لگن اور دینی خدمات کے جذبہ سے یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ وہ اس قدر جلد ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ عید کی نماز پڑھی۔ رات کا کھانا کھایا اور سو گئے۔ رات کو سوتے میں ہی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ع

کچھ ایسے سو گئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر

اسی روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ خان صاحب مرحوم کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خواتین مبارکہ بذاتِ خود تشریف لائیں۔ کثیر تعداد میں خواتین و حضرات اور محسنوں نے تعزیت فرمائی اور ہمارے غمزدہ دلوں کو سہارا دیا۔ اندرون و بیرون پاکستان سے بڑی تعداد میں بذریعہ خطوط و تاریں اظہارِ تعزیت فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میں اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی عظمیٰ طاہر بیگم ملک محمد طاہر سینئر سائنٹیفک آفیسر فیصل آباد اور اپنے تینوں بیٹوں کی طرف سے احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ہمارے اس صدمہ میں شریک ہو کر دعاؤں سے مدد فرمائی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے مرحوم ایک مخلص اور سلسلے کے پرانے بے لوث خادم تھے سلسلہ کے فدائی اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے انتہائی پیار اور خلوص کا جذبہ رکھنے والے خادم تھے۔ ہمدرد اور نیک طبع تھے بہت ہی کم عمری میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی خدمت میں آئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور اپنے قرب سے نوازے اور بچوں کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہم سب کو صبر جمیل دے۔ آمین

(امۃ الوہاب ضیاء ۔ اہلیہ عبد اللطیف خان صاحب مرحوم۔ النصیر دار الصدر غربی ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ چار سال سے گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ مسلسل علاج کے باوجود تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ انہیں بغرض علاج کراچی سے راولپنڈی لایا گیا ہے۔ عنقریب ان کا گردہ کا آپریشن سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں ہوگا۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ آپریشن کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ شیخ محمد شریف کراچی۔ حال وارد راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر
الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسبِ معمول امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر الفضل کا باتصویر اور دیدہ زیب سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت اہم، قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ)

جماعت کے اہلِ قلم اور اہلِ علم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اس نمبر کیلئے اپنے قیمتی مضامین ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کیلئے بھی یہ ایک نادر موقع ہے وہ اپنے اشتہارات کے آرڈر جلد از جلد بھجوا دیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کیلئے گنجائش نہ رہے۔

(ادارہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار کیل چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۲۔ فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور

فون نمبر:۔ ۴۱۰۶۱۷

اعلان نکاح

مورخہ ۲/۱۱/۷۹ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ احمدیہ مسجد نور راولپنڈی میں خاکسار کی دختر نیک اختر عزیزی بشریٰ ربانی کا نکاح ہمراہ عزیزم وسیم احمد ایم ایس سی ابن ظہیر محمد خاں ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ بیس ہزار (۲۰،۰۰۰/-) روپیہ حق مہر پر محترم مولانا چراغ الدین صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیزی بشریٰ ربانی حضرت شیخ خدا بخش صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہے۔

خاکسار ملک محمد شریف زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی (صدر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴